© rasailojaraid.com

مطبوعات

تائیدِ جبرئیل : حافظ لدھیانوی۔ پتہ : بیت الادب ۶ ر ۳۴ راجہ روڈ، گلستاں کالونی، فیصل آباد۔ صفحات ۱۶۰، قیمت ۷۰ روپے۔

سچا نعت نگار وہ ہے جس کے رگ و پے میں حبِّ رسولؐ رچ بس جاتی ہے اور پھر نعتیں اس کے دل و دماغ سے گل و ریحاں کی طرح اگنے لگتی ہیں، پھول آتے ہیں اور ان کی خوشبو پھیل جاتی ہے۔ حافظ صاحب نے خدا کے فضل و کرم سے یہ مقام پالیا ہے۔ اب غالباً ان کا حال یہ ہوگا کہ کسی نہ کسی نعت کا کوئی مصرع یا مطلع یا سلسلہ، قافیہ و ردیف یا مقطع یا کوئی مضمونِ نو ان کی تخلیقی فضاؤں میں ہر وقت جھلکتا رہتا ہوگا۔

قادر الکلامی کے ساتھ "مضامین نو بہ نو کے انبار" لگانے کا یہ سلسلہ تھوڑے ہی عرصے میں ان کے دسویں مجموعۂ نعت تک آ پہنچا ہے۔ آج کل بچوں کی طرح کتابوں، رسالوں کے نام رکھنا بڑا مشکل ہوگیا ہے، خصوصاً نعتیہ مجموعوں کے معاملے میں۔ کیونکہ پچھلے دس بارہ سال سے اس تیزی سے دسیوں نعت نگاروں کے مجموعے نوبہ نو ناموں کے ساتھ آئے ہیں کہ نئے نام کے لیے راستہ نہیں ملتا ہے۔ مگر حافظ صاحب کے ذہن کو خوب سوجھی کہ نعت نگاری (حقیقی اور مخلصانہ) ہوتی ہی تائیدِ جبریل سے ہے، پس انہوں نے تازہ مجموعے کا نام ہی "تائید جبریل" رکھ دیا ہے۔ یہ نام بہت بچ گیا ہے۔

حافظ صاحب کے فنی کارناموں پر تو کچھ کہنا اس لیے ضروری نہیں رہا کہ اب وہ پاکستان کے اوّل درجے کے چار چھ نعت نگاروں کی صف میں ہیں۔ تنقید، تحسین اور تنقیص سے بے نیاز! حمد باری تعالیٰ اور دعا کو چھوڑ کر تقریباً [illegible] نعتیں ہیں۔ ہر نعت میں شانِ نبوت کا ایک جلوہ اور ہر شعر میں اس جلوے کی منعکس کرنیں، آدمی انتخاب کیا کرے۔ یونہی دو تین شعر بغیر انتخاب کے لکھتا ہوں:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

معراج ہو عطا مجھے حسنِ خیال کی
سارے جہاں سے رنگ جدا نعت کا رہے
(دعا)

جیتے جی اس پہ گزرتی ہے قیامت کیا کیا
جب کوئی شخص مدینے سے جدا ہوتا ہے
(ص ۴۲)

تڑپ دل کی، خلشِ جاں، نمی آنکھوں کی لایا ہوں
عطا کی ہیں مجھے محبوبِ داور نے یہ سوغاتیں
(ص ۵۳)

وہ جس کی ایک کرن ظلمتوں کو چیر گئی
سمٹ کے آگیا وہ آفتاب آنکھوں میں
(ص ۹۹)

مدح کے رخ بدلتے رہتے ہیں
تازہ مضموں نکلتے رہتے ہیں
(ص ۱۵۴)

(ن ۔ ص)

مخفی ہاتھ : محمد اکرم رانجھا' ایڈووکیٹ۔ ناشر: ادارہ علم و ادب پاکستان۔ باہتمام اسلامی اکادمی' منصورہ' لاہور۔ صفحات ۱۱۲ ' قیمت ۳۰ روپے۔

دوآبہ چج کا ایک گبھرو کسی واردات کی وجہ سے فوج داری قانون کے تحت عمر قید کی سزا کے شکنجے میں آگیا۔ آج وہی نوجوان اپنے دفتر میں بیٹھا ایم اے' ایل ایل بی کی ڈگریوں کے ساتھ بے گناہوں کو معاشرے کے دجل و فریب اور قانون کے خونیں شکنجے سے بچانے کے لیے اعلیٰ عدالتوں میں وکالت کر رہا ہے۔ نام ہے محمد اکرم رانجھا!

اس نے جہلم اور چناب کے دریاؤں کے درمیان اپنے زادِ بوم میں جہاں رانجھا اور گوندل دو قبیلے تقریباً ایک ہزار دیہات پر قابض تھے' آنکھیں کھولیں' اکڑتی تنتی جوانیاں دیکھیں' سالم بکرا کھا جانے والے اور ۲ سیر دودھ پی جانے اور ۵ سیر گھی نوش کرکے چناب کو تیر کر ادھر سے اُدھر

© rasailojaraid.com